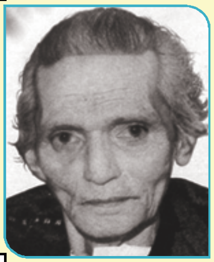

نگار صہبائی (محمد سعید)

پیدائش: ۱۹۲۶ء

وفات: ۲۰۰۴ء

تصانیف: مَن گاگر، انت سے آگے

گیت

حاصلاتِ تعلّم: اس گیت کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱- کسی منظر کی تفصیل ذوقِ جمال کے اعتبار سے بیان کر سکیں۔ ۲- احساس، جذبے اور تاثر کے حوالے سے مجازی زبان سُن کر متن کے حسن و قبح کا بہ آسانی ادراک کر سکیں۔ ۳- کسی درسی متن کا تنقیدی تجزیہ کر کے اُسے نئے پیرائے میں تحریر کر سکیں۔ ۴- لُغوی اور اصطلاحی، حقیقی، مجازی یا مرادی معنی میں تمیز کر سکیں۔

جانے کیا سپنے دیکھے تھے
تُو نے اپنے بچپن میں
شام کا پہلا تارا چمکا
دِیپ سے پہلے آنگن میں

اتنی اُونچی مَن کی اٹریا
امبر جس پر جھک جائے
رات کا پلُّو جھٹک جھٹک کر
ہاتھ میں چاندی بھر لائے

سدا سہاگن تیری رَچنا
سر سَوں پُھول رہی مَن میں
رنگ ہوا میں اُڑتے پھرتے
کیا آنگن میں کیا بَن میں

پت جھڑ مٹی میں سوتا ہے
بارش کا سنّاٹا ہے
پَل سے جُگ تک سفر کٹھن تھا
تو نے کیسے کاٹا ہے

سُر سے ہنسی الگ نہ کرنا
جب لَے اُترے جیون میں
پنچم، مدھم لگن رچائیں
ایسے بھاؤ ہیں جھانجھن میں

(ماخوذ از: انت سے آگے)